B.A Part II Urdu (MB)
Dr Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
Dr. L K V D College

سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری

تقسیم ملک کا المیہ ہمارے ادب و صحافت کی سطح پر ایک ایسا موضوع رہا ہے جس کو متعدد تخلیق کاروں نے مرکز نگاہ بنایا ہے۔ انسانی تاریخ کے المناک ترین سانحہ سے زمانی قربت اکثر تخیل کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے۔ اور تقسیم وطن سے متعلق بیشتر تخلیقات میں تجربہ کا فوری پن تو نظر آتا ہے مگر اس دل دوز واقعہ کی تہہ تک پہنچنے کا سراغ نہیں ملتا۔ اس ضمن میں استثنائی مثال سعادت حسن منٹو کی ہے۔ جن کے افسانوں کا ایک اہم موضوع تقسیم ملک ہے منٹو کی انفرادی بصارت نے اس موضوع کو ایک لازمانی حیثیت عطا کی ہے۔ تقسیم کا خارجی واقعہ منٹو کے یہاں زیادہ اہم نہیں ہے۔

افسانہ نگار اپنے عہد کی جو عکاسی کرتا ہے وہ ان معنوں میں اہم ہے کہ وقت گزر جاتا ہے مگر فن پارے مذکورہ عہد کے چشم دید گواہ بن کر قائم رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات یہ معاشرتی تاریخ اس صداقت اور ضرورت واقعہ کے ساتھ رقم کرتے ہیں کہ تاریخ داں بھی اس کا تصور نہیں کر سکتے وہ محض واقعہ کا ریکارڈ درج کرتا ہے۔ بعد میں ناقدین ان کو اپنے۔ اپنے طریقے سے دیکھتے اور پرکھتے ہیں۔

اس اکائی کا مقصد اسی دور کو اجاگر کرنا ہے جب ترقی پسندی کا خاصا زور تھا رومانیت ایک طرح سے حقیقت پسندی میں ضم ہو چکی تھی۔ حلقہ ارباب ذوق بھی اپنی محفلیں جما رہا تھا مگر منٹو کسی تحریک سے منسلک نہ ہو کر آزادانہ طور پر منٹو کی تخلیقات خلق کرتے رہے۔

یہاں اس نکتہ کو بھی اجاگر کرنا ہے کہ سعادت حسن منٹو اپنی انفرادی خصائص کو تمام تر دکھانے کا کیا جتن کرتا ہے۔ اور وہ کس حد تک کامیاب رہے ہیں ان کا ماننا تھا کہ کوئی بھی ادیب فن پارے کو خلق کرتے وقت محدود شدہ دائرے میں نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ حصار میں رہ کر ادب فروغ نہیں پا سکتا ہے۔ منٹو نے اپنی ذات کو حد بندیوں سے آزاد رکھ کر فن پارے خلق کیے ہیں۔ مذکورہ اکائی سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ انہوں نے موٹے طور پر تین طرح کے نظریوں کی پیروی کی یعنی سیاست، رومانیت، اور جنسیت۔

سعادت حسن منٹو

> "میرا نام سعادت حسن منٹو ہے میں ایک ایسی جگہ پیدا ہوا تھا جو اب ہندوستان میں ہے میری ماں وہاں دفن ہے۔ میرا باپ وہاں دفن ہے میرا پہلا بچہ بھی اس زمین میں سو رہا ہے لیکن اب وہ میرا وطن نہیں۔"

لیکن حقیقتاً یہ تینوں راستے فرد اور سماج کی عکاسی کے لیے منتخب کیے گئے ہیں جنہیں اجاگر کرنے میں وہ پوری طرح کامیاب رہے ہیں۔ اس لیے وہ ترقی پسند ہوتے ہوئے بھی تحریک سے وابستہ نظر نہیں آتے بلکہ ان کا نام تحریک سے جڑ کر تحریک کی افادیت کو بڑھاتا ہے۔ اس اکائی میں منٹو کے افسانوں کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اس سبق کے تحت آپ منٹو کی زندگی ان کی افسانہ نگاری اور ~~مختصر طور پر ان کے افسانے~~ پر روشنی ڈالی جائے گی۔

سعادت حسن منٹو 11 مئی 1912 کو سمرالہ ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے اور 18 جنوری 1955 کو ۴۳ سالہ عمر میں بعد لاہور میں انکا انتقال ہوا ان کے والد مولوی غلام حسن صاحب منصف اعلیٰ تعلیم یافتہ اور انسپکٹر کے عہدے پر ملازم تھے۔ انہوں نے دو شادیاں کی تھیں جن سے بارہ بچے ہوئے۔ چار لڑکے اور آٹھ لڑکیاں۔ منٹو کی دوسری بیوی سے تھے۔ ان کے تین سوتیلے بھائی تھے جو عمر میں ان سے کافی بڑے مکمل تعلیم یافتہ تھے۔ جبکہ منٹو نے 1931 میں تین سال فیل ہونے کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اردو میں اسی زبان کے پرچے میں فیل ہوئے۔ جس زبان کے وہ کامیاب مقبول ترین افسانہ نگار ہیں۔

منٹو نے تمام عمر سماج کے گھناؤنے جسم پر نشتر زنی کی اور اس کے کھوکھلے پن کا مذاق اڑایا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں زندگی کے مختلف رنگوں کو پیش کیا ہے۔ خصوصاً ان طبقوں کو جو گمراہ اور دھتکاری ہوئی ہیں ان کے یہاں مفلس کردار اپنی تمام انسانی صفات کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ کوچوان کلرک مزدور پہلوان مولوی دلال، طوائف یہ وہ کردار ہیں جو اپنی تمام پریشانیوں کے ساتھ ہم کلام ہیں دوست کی طرح وہ قاری سے ان کی پہچان کراتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں۔

افسانہ نگار اپنے عہد کی جو عکاسی کرتا ہے۔ وہ ان معنوں میں اہم ہے کہ وقت گزر جاتا ہے مگر فن پارے مذکورہ عہد کے چشم دید گواہ بن کر تاریخ دیتے ہیں اور بعض اوقات یہ معاشرتی تاریخ اسی صداقت اور ضرورت واقعہ کے ساتھ رقم کرتے ہیں کہ تاریخ داں بھی۔ اس کا تصور نہیں کر سکتے کہ یہ محض کار بیکار نہیں ہوتا ہے۔ بعد میں ناقدین ان کو پہلے اپنے طریقے سے دیکھتے اور پرکھتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

عصمت، حجاب، سعادت منٹو کا اپنے عہد کے مسائل کو دیکھنے اور افسانوں میں ڈھالنے کا بالکل الگ انداز تھا۔ اس کے ناقدین بھی شروع سے الگ الگ حلقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو اس کو اور اس کے افسانوں کو جنسی بے راہ روی کی ترویج و اشاعت کا آلہ سمجھتے ہیں۔ ان کے مطابق منٹو پر جنس کا غلبہ تھا اور اس نوع کے افسانے لکھ کر وہ اپنی محرومی کا اظہار کرتا تھا۔

Shahnaz Ara.

Ajanta Oxford

Scanned with CamScanner